Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم چہارشنبہ - ۳ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۹/۴۴ | ۲۱ رتبوک ۱۳۳۴ ہش - ۲۱ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۲۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ ترقی کر رہی ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں

— اور —

مجلس میں دیر تک تشریف فرما رہے۔

ربوہ ۲۰ ستمبر۔ ناظر علیٰ صاحب میاں غلام محمد صاحب اختر کراچی سے ۱۸ ستمبر کو پونے نو بجے صبح تار دیتے ہیں:-

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ ترقی کر رہی ہے۔ حضور آج اظہار ہمدردی کے لئے مرزا رفیق بیگ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جن کی اہلیہ صاحبہ کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور مجلس میں دیر تک تشریف فرما رہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

کراچی ۱۹ ستمبر (بذریعہ تار) ۱۶ ستمبر کو حضور "ہاکس بے" تشریف لے گئے تھے۔ جس کی اطلاع ۱۷ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت احمدیہ کراچی نے مدعو کیا تھا۔ قبل ازیں اخبار میں جو اطلاع شائع ہوئی ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔

مسٹر غلام محمد گورنر جنرل کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے

"میں قوم سے اتحاد کی پُرزور اپیل کرتا ہوں" مسٹر غلام محمد کا پیغام

کراچی ۲۰ ستمبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے گورنر جنرل کے عہدہ سے سبکدوشی کا اعلان کیا ہے کل ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ مسٹر غلام محمد نے خرابیٔ صحت کی بناء پر ۶ اکتوبر سے جبکہ ان کی رخصت ختم ہوتی ہے۔ استعفیٰ دے دیا ہے۔ ملکہ انگلستان نے حکومت پاکستان کی سفارش پر اس تاریخ سے قائمقام گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا کو گورنر جنرل مقرر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

آج میجر جنرل سکندر مرزا نے گورنر جنرل ہاؤس میں مسٹر غلام محمد کو چائے کی دعوت دی۔ جس میں وزیر اعظم چوہدری محمد علی۔ مرکزی وزراء۔ دستور ساز اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی۔ گورنر سندھ خان افتخار حسین ممدوٹ غیر ملکی سفارتی نمائندوں اعلیٰ سول اور فوجی حکام اور مسٹر غلام محمد کے عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم جو ان دنوں پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

روس اور فن لینڈ کے درمیان باہمی امداد کا بیس سالہ سمجھوتہ

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ روس اور فن لینڈ نے باہمی امداد کے ۲۰ سالہ سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے اس معاہدے کی تفصیلات کا اعلان کرتے ہوئے کہا روس ہلسنکی کا فوجی اڈہ جو ایک عرصہ سے روس کے قبضہ میں چلا آرہا تھا واپس کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ چنانچہ اڈہ تین ماہ کے اندر اندر فن لینڈ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

وہ بھی دعوت میں شریک ہوئے مسٹر غلام محمد نے تمام مہمانوں سے مصافحہ کیا۔ اور پھر ڈرائنگ روم میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے چیدہ مہمانوں سے ملاقات کی۔

الوداع

مہمانوں کو الوداع کہہ کر آپ گورنر جنرل ہاؤس سے رخصت ہوئے۔ میجر جنرل سکندر مرزا اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی باہر تک انہیں رخصت کرنے گئے۔ اس موقعہ پر گورنر جنرل کے باڈی گارڈ نے مسٹر غلام محمد کو سلامی دی۔ گورنر جنرل ہاؤس سے مسٹر غلام محمد موٹر میں کلفٹن روانہ ہو گئے جہاں آپ کی صاحبزادی اور داماد مسٹر حسین ملک رہتے ہیں۔ گورنر جنرل ہاؤس سے مسٹر حسین ملک کے بنگلہ "نشیمن" تک راستہ میں بحریہ کے نوجوان کھڑے تھے۔ جب آپ "نشیمن" میں پہنچے تو بحری فوج کے دستہ نے انہیں سلامی دی۔ بعد میں میجر جنرل سکندر مرزا اور چوہدری محمد علی مسٹر غلام محمد سے ملنے "نشیمن" گئے۔

(باقی دیکھیں ۸ پر)

صدر پیرون مستعفی ہونے کے بعد ارجنٹائن سے فرار ہو گئے

حکومت کا انتظام فوجی مشاورتی کونسل کے سپرد کر دیا گیا

بونس ایرز ۲۰ ستمبر۔ ارجنٹائن کے صدر پیرون مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے حکومت کا انتظام تین ارکان کی فوجی مشاورتی کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ کل رات یہ انتظامات مکمل کرنے کے بعد وہ ارجنٹائن سے فرار ہو گئے۔ ایک اطلاع کے مطابق انہوں نے پیراگوائے میں پناہ لی ہے۔ بعض غیر مصدقہ اطلاعات میں تو یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے خودکشی کر لی ہے۔ بحری بری اور فضائی دستوں کی بغاوت کے بعد گزشتہ تین روز میں صورت حال بہت خراب ہو گئی تھی۔ کل جب سرکاری دستوں نے باغی فوج کے کمانڈر کو صلح کی پیشکش کی تو باغیوں نے صدر پیرون سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا جس کے بعد پوری کابینہ نے استعفیٰ دے دیا۔ استعفوں کے اعلان کے ساتھ ہی لڑائی بند کر دی گئی۔ چنانچہ باغی فوج اب سرکاری فوجوں کے ساتھ پُرامن مصالحت کے لئے بات چیت کر رہی ہے۔ ریڈیو اسٹیشنوں پر بدستور باغی فوج کا قبضہ ہے۔ کل رات فوجی مشاورتی کونسل کا اجلاس ہوا۔ کمیٹی نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں عوام سے خونریزی بند کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ صدر پیرون ۹ سال تک ارجنٹائن کے صدر رہے۔

جنرل اسمبلی کا دسواں اجلاس

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا دسواں اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے۔ روس کے وزیر خارجہ مولوٹوف اور پاکستان وفد کے قائد اعلیٰ مسٹر محمد علی پہلے ہی نیویارک پہنچ چکے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس۔ برطانیہ کے مسٹر میک ملن اور فرانس کے وزیر خارجہ آج اجلاس سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے۔ نیویارک پہنچنے کے بعد مسٹر مولوٹوف نے کل اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے ملاقات کی۔

کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ

کراچی ۲۰ ستمبر۔ روئی کے زیر کاشت رقبے کا جو پہلا تخمینہ شائع ہوا ہے۔ اس کے مطابق امسال زیر کاشت رقبے میں ۱ء۹ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ کپاس کی امریکی قسم میں ۵ء۸ اور دیسی کپاس کے رقبہ میں ۱۲ فیصدی اضافے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۵۵ء

خطرناک رجحان

صدق جدید لکھنؤ کے مدیر محترم نے صدق کی اشاعت ۲۶ر اگست میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان حسب ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے:۔

"اپنا چہرہ اپنے آئینہ میں۔ لاہور کے نئے زنانہ اسلامی ماہنامہ عفت میں ایک لڑکی کے قلم سے:۔

"میں عفت کا تازہ پرچہ اپنی سہیلی کے گھر لے کر گئی۔ ان کو کتابیں اور رسالے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ رسالہ لیکر اس نے کھولا۔ اور دوسرے ہی صفحہ پر قرآن کریم کی آیات دیکھ کر فوراً بند کر دیا۔ اور واپس کرتے ہوئے بولی۔ نہیں یہ مجھے نہیں چاہیئے۔" ابھی میں وہیں کھڑی تھی۔ کہ اس کا بھائی ایک فلمی رسالہ لیکر آیا۔ وہ اس کے پاس گئی اور رسالہ چھینتے ہوئے بولی۔ ہاں دکھانا تو ذرا کون کونسی نئی تصویریں آئی ہیں"

لیکن اس میں حیرت کا قطعاً کوئی پہلو نہیں۔ "تعلیم" کی جو اندھی دَو ہندوستان ہی کی طرح بلکہ شاید یہاں سے بھی کچھ بڑھ کر پاکستان میں چل رہی ہے۔ اور پریس اسے جس طرح اور ہوا دے رہا ہے۔ اس کا لازمی اور قدرتی نتیجہ یہی نکلنا تھا۔ ہمت ہو تو تنظیم سے کام لے کر اور بغیر ساکھ کھوئے دوسرے مسئلوں میں الجھے ہوئے سارے تعلیمی نظام و ماحول کو بدلوائیے۔ فلموں۔ فلم ایکٹرسوں فلمی رسالوں کو عزت احترام کا یہ مرتبہ خود بخود نہیں مل گیا ہے۔ دلوں میں سالہا سال کی کوششوں کے بعد پیدا ہوا ہے۔ اور جس طرح اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اسی طرح سعیٔ مسلسل کے بعد اسے مٹایا بھی جا سکتا ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۲۶ر اگست ۵۵ء)

اس نوٹ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ کہ فلمی اخباروں اور رسالوں کی بھرمار نہ صرف ہمارے نوجوانوں کے اخلاق پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ بلکہ اندرون خانہ بھی تباہی لا رہی ہے۔ اور نہ صرف لڑکے بلکہ لڑکیاں بھی دین سے بیزار اور زندگی کی رنگینیوں کی دلدادہ بنتی جا رہی ہیں۔ یہ ایک ایسا خطرناک رجحان ہے۔ کہ اگر ہمارے دینی رہنماؤں اور ارباب حکومت نے اس کو روکنے کا کوئی چارہ نہ کیا۔ تو ہمارا معاشرہ سخت متعفن اور گندہ ہو کر رہ جائے گا۔ اور رہا سہا جو کچھ اخلاق باقی ہے۔ وہ بھی زمانہ کی رَو کے ساتھ بہ جائے گا۔

اس رجحان کا سدباب کرنا نہ صرف دینی رہنماؤں کا فرض ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ارباب حکومت کا بھی فرض ہے۔ یہ رجحان اتنا خطرناک ہے۔ کہ اب مغرب کی آزاد رو قومیں بھی اس سے پناہ مانگنے لگی ہیں۔ چنانچہ مغربی اخبارات میں آئے دن پولیس افسروں کی رپورٹیں اس ضمن میں چھپتی رہتی ہیں۔ جن پر وہاں کے صاحبان فہم و ہوش تبصرے کرتے ہیں۔ اور علاج تجویز کرتے ہیں۔

ہمارے ملک میں ابھی تک ایک طبقہ ایسا موجود ہے۔ جو اگرچہ سارے کا سارا دیندار نہیں کہا جا سکتا۔ مگر ایسی باتوں سے نفور ضرور ہے۔ اگر جیسا کہ مولانا عبد الماجد صاحب نے فرمایا ہے۔ یہ طبقہ تنظیم سے کام لے۔ تو بڑی حد تک اس کا تدارک ہو سکتا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج یکم اکتوبر کو کھل رہا ہے

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کالج موسمی تعطیلات کے بعد یکم اکتوبر ۵۵ء بروز ہفتہ کھل رہا ہے۔ اس لئے تمام طلباء کو وقت پر پہنچ جانا چاہیئے۔ یکم اکتوبر سے ہی امتحان شروع ہو جائیگا۔ جو طلباء امتحان میں شریک نہ ہوں گے۔ اسکی ذمہ داری انہیں پر ہوگی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری بیوی سوا سال سے بیمار ہے۔ نیز میری لڑکی مسعودہ پروین ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز امۃ الباسط اہلیہ مسعود احمد صاحب بھی بیمار ہے۔ احباب جماعت ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔
ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک ۲۴۱ ج ب ضلع لائل پور

(۲) میرا لڑکا اسلام احمد (آٹھ) ماہ سے بعارضہ دماغی نقص بیمار ہے۔ احباب کرام بچہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار شیخ سبحان علی محلہ گڑھا چنیوٹ

وہ دلوں کا قرار آتا ہے

(از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

مژدہ! اے دل نگار آتا ہے — جس کا تھا انتظار آتا ہے
اہلِ گلشن تمہیں مبارک ہو — رُو کشِ لالہ زار آتا ہے
سرِّ ہستی کو کھولنے کے لئے — محرمِ کردگار آتا ہے
مُنہ چھپانے لگے خذف ریزے — گوہرِ آبدار آتا ہے
جس کی فرقت میں بیقرار تھے ہم — وہ دلوں کا قرار آتا ہے
جس کو آنکھیں ترس گئی تھیں ریاضؔ
وہ مرا غمگسار آتا ہے

جامعہ نصرت فارویمن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت موسمی تعطیلات کے بعد ۲۴ر ستمبر کو کھل رہا ہے، تمام بورڈرز کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۲۳ر ستمبر کی شام تک جامعہ نصرت ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

جامعہ نصرت میں تھرڈ ایر کلاس (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے۔ ۲۶ر ستمبر تک درخواستیں معہ کیرکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ کے دفتر میں آجانی چاہئیں۔ انٹرویو ۲۸ اور ۲۹ اپریل کو ہوگا۔ یکم اکتوبر سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔

لیٹ فیس ادا کرنے پر فرسٹ ایر (آرٹس) کے امیدوار اب بھی جامعہ نصرت میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر کلاسز میں دوبارہ داخلہ لینے والی طالبات کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ۳۰ر ستمبر تک فارم داخلہ آفس میں بھجوادیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ)

اعلان معافی

(۱) شیخ فیض قادر صاحب ابن شیخ نور احمد صاحب مرحوم جن کو قرضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں بدعہدی کی وجہ سے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ انہوں نے کچھ رقم ادا کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ بقیہ روپیہ ماہوار ادا کرتے رہیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کے وعدہ کو قبول فرماتے ہوئے ان کو ازراہ ترحم معاف فرما دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(۲) سید ظفر احمد صاحب اسسٹنٹ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی دریا دا بلڈنگ میکلوڈ روڈ کراچی ۱ کو بعض شکایات کی بناء پر اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت انہیں معاف فرما دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرمائے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے صدقہ

جماعت احمدیہ چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے متواتر دعائیں کرتی ہے۔ مورخہ ۱۷؍۹؍۵۵ کو ایک بکرا بھی بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم شاد سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ

ولادت

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گرداور قانونگو حلقہ قلعہ سوبھا سنگھ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب، بزرگانِ دین بچے کی درازیٔ عمر نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار ماسٹر محمد مولاداد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیخوپورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ خلافت میں

جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کی ترقی

از محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے آف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

پچھلے سال میرے ایک معزز غیر مبائع دوست نے جو لاہور کے ایک مشہور سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں ربوہ کی مرکزی عمارتوں کی وسعت کو دیکھ کر حیرت و مسرت کا اظہار کیا۔ اور چونکہ انہوں نے قادیان کی تعلیمی عمارتوں کو بھی دیکھا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے میرے جذبات کا پاس کرتے ہوئے قدرے تذبذب اور اعتراز کے رنگ میں کہا کہ آپ کی مرکزی عمارتیں اس قدر مختصر مدت میں تعمیر ہونے کے باوجود قادیان کی ایک طویل مدت کی بنی ہوئی عمارتوں کی نسبت زیادہ شاندار ہیں۔ حالانکہ تقسیم ملک کے بعد جن حالات میں ربوہ کی بنیاد پڑی۔ اور جس کس مپرسی کی حالت میں جماعت احمدیہ پاکستان میں آئی۔ اس کے مدنظر کسی شخص کو اس بات کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ محض تین چار سال کے عرصہ میں اس قدر عالی شان اور وسیع عمارتیں قائم ہو جائیں گی گویا ان کے نزدیک ہمارا قادیان سے نکلنا اس لحاظ سے ہمارے لئے مفید ثابت ہوا۔ کہ ہمارا مرکز قادیان کی نسبت بھی زیادہ شاندار بن گیا۔ اسی طرح ایک مرتبہ ہمارے ڈویژنل انسپکٹر صاحب نے جو ہمارے سکول اور ہوسٹل کا معائنہ کر چکے تھے۔ ہماری طرف سے مالی امداد کی درخواست پیش ہونے پر کہہ دیا۔ کہ آپ کو امداد کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کا سلسلہ تو بہت امیر ہے۔ اس حقیقت کو تو ہم ہی جانتے ہیں کہ اس قدر ہوشربا گرانی کے زمانے میں ہمارا سلسلہ آمد و خرچ کس طرح پورا کر رہا ہے۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے۔ کہ ہماری حقیر سی قربانی سلسلہ کے وقار اور اس کے اعزاز میں اضافہ کرنے کا موجب بن رہی ہیں۔ اور جس خوبی اور تدبر سے کام لے کر ہمارے امام نے سلسلہ کے تعلیمی اداروں کی طرف توجہ دی۔ اور نور علم کی شمع کو روشن کیا۔ یہ اقدام آپ کے متعلق اس الہام "کہ نور آتا ہے نور" کی ایک واضح تفسیر ہے۔ یہاں مرکزی تعلیمی اداروں کی موجودہ ترقی کا مختصر ذکر میرے اس نظریہ کی تصدیق کرے گا

تعلیم الاسلام کالج

قادیان میں یہ کالج اسی واحد عالی شان عمارت میں تھا۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے بنائی گئی تھی۔ اسی کے ایک حصہ میں مناسب توسیع کے بعد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی قائم ہو گیا تھا۔ تعلیم الاسلام کالج تقسیم ملک کے بعد چند سال لاہور میں رہ کر اب گزشتہ سال سے اپنی نئی اور شاندار عمارت ربوہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ کالج کی موجودہ عمارت قادیان والی عمارت کی نسبت بہت زیادہ وسیع و عریض ہے۔ یہ کالج کی عمارت اپنے ہوسٹل اور ملحقہ مکانات سمیت اس قدر پرشکوہ اور باوقار ہے۔ کہ اس کو دیکھنے والا اس کی عظمت اور شوکت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مقابلہ کی غرض سے نہیں محض اظہار حقیقت کے طور پر بلا خوف تردید یہ دعوےٰ کیا جا سکتا ہے کہ محض دو تین سال کے قلیل عرصہ میں کسی اور ذمہ دار ادارے یا انجمن سے جیسے کالج کے علاوہ بیک وقت، بیسیوں ضروری عمارتوں کی تعمیر درپیش ہو۔ ایسی بے آب و گیاہ سرزمین میں اس قدر شاندار کارنامہ نہیں ہو سکا۔ یہ سب نور اس عظیم الشان امیر مطاع کی برکت سے ہے۔ جسے علم کی قدر معلوم ہے۔ اور جو اپنے نوجوان طالب علموں کو اعلےٰ تعلیم و تربیت کے ذیور سے آراستہ کرنے کا پروگرام بنائے ہوئے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور اقتدار میں اس کالج کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے نے نہایت جانفشانی اور مستعدی سے کالج کی عمارت کی تکمیل کی ہے۔ اور اب اس کو آخری شکل دے رہے ہیں۔ اس بنا پر صاحبزادہ صاحب موصوف بھی جماعت کے انتہائی شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس قدر دور افتادہ علاقہ میں مرکز اور اسکے ماحول میں بسنے والے غریب طلباء کو نور علم سے منور کر دیا حضرت امام جماعت احمدیہ کا نمایاں کارنامہ ہے سائنس کی تعلیم اس کالج کی امتیازی خصوصیت ہے "آرٹس" کے مقابلہ میں سائنس کے مضامین پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔ لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ سائنس کی افادیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور خرچ سے دریغ نہیں فرماتے۔ بلکہ سائنسی علوم کی ترویج کے لئے سائنس کا ایک تحقیقاتی ادارہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی قائم فرما چکے ہیں۔ جہاں سائنس کی اعلےٰ ڈگریوں کے حامل بلکہ بیرونی ممالک کے تعلیم یافتہ متعدد ڈبل گریجوایٹ نوجوان ریسرچ کے کام پر مامور ہیں اور باوجود سرمایہ کی کمی اور رہائش کی مشکلات کے یہ مخلص واقفین زندگی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جامعہ نصرت

اس امر میں شک نہیں کہ ۱۹۳۰ء سے لے کر کم و بیش ۱۹۳۶ء تک قادیان میں نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارت میں طالبات کے لئے کالج کلاسز کا انتظام موجود رہا۔ اور اس زمانہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی محمد دین صاحب حال ناظر تعلیم و تربیت کے ساتھ مجھے بھی اول سے آخر تک اس زمانہ کی طالبات کو بی۔ اے تک پڑھانے کا شرف حاصل رہا۔ لیکن یہ ایک عارضی انتظام تھا۔ نہ کالج کی کوئی اپنی عمارت تھی۔ اور نہ ہی اساتذہ باقاعدہ ڈگری یافتہ اور وافر تھے۔ کالج ایک نیم پرائیویٹ ادارہ تھا۔ جسے بالآخر بند کرنا پڑا۔ لیکن یہاں ربوہ میں جس سرگرمی اور باقاعدگی سے نصرت گرلز کالج (جامعہ نصرت) کا کام شروع ہوا ہے۔ وہ کسی تفصیل کا محتاج نہیں۔ اب اس کالج کی اپنی پختہ بلڈنگ ہے۔ بلکہ اس کا اپنا ہوسٹل بھی ہے۔ قادیان میں پڑھانے والے صرف چند مرد اساتذہ تھے۔ اب عملہ کا بیشتر حصہ مستورات پر مشتمل ہے۔ جو ایم۔ اے ہیں۔ اور جو مرد پروفیسر اس وقت کالج میں پڑھا بھی رہے ہیں۔ ان کی بجائے لیڈی پروفیسرز مقرر کرنے کے پروگرام پر عمل ہو رہا ہے۔ کالج کی ڈائرکٹرس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم ثالث سیدہ ام متین صاحبہ ایم۔ اے ہیں۔ جو باوجود نجی مصروفیات کے کالج کو کامیابی سے چلا رہی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کالج کی تمام کامیابی انہیں کی ذاتی دلچسپی اور نگرانی کے باعث ہے۔

صدرِ بزمِ قدسیاں آمدہ ہے

از مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی بی۔ اے راولپنڈی

بوئے از باغِ جناں آمدہ ہے — مژدۂ آرامِ جاں آمدہ ہے
از اروپا حضرتِ فضلِ عمر — کامیاب و کامراں آمدہ ہے
سوئے مشرق از دیارِ مغربی — قبلۂ روحانیاں آمدہ ہے
سینۂ اشراقئے صاحب جمال — بہرِ تنویرِ دلاں آمدہ ہے
مژدہ اے تشنہ لبانِ معرفت — دینِ حق را رازداں آمدہ ہے
مہبطِ انوارِ ربِ ذوالمنن — مرکزِ دورِ جہاں آمدہ ہے
بحرِ الطاف و فیوضِ سرمدی — از برائے تشنگاں آمدہ ہے
بہرِ تعمیرِ خراب آبادِ دل — نازشِ عمرانیاں آمدہ ہے
شاد باش اے ارضِ ربوہ شاد زی — صدرِ بزمِ قدسیاں آمدہ ہے

عرض کن خاکی نوازِ بہرِ دعا
سرگروہِ مقبلاں آمدہ ہے

اس کالج کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک باپردہ ادارہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کے نتائج یونیورسٹی کے نتائج کے مقابلہ میں نمایاں طور پر شاندار ہوتے ہیں۔ لڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو بھی زیور علم سے متصف کرنا اور ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانا حضور کا جماعت پر بالخصوص صنف نازک پر بہت بڑا احسان ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول یہ سکول اگرچہ ۱۹۰۰ء سے قائم ہے لیکن ہجرت کے بعد جب نومبر ۱۹۴۷ء میں اسکو چنیوٹ میں چلانے کا انتظام ہوا تو اس وقت طلباء اور اساتذہ کی مجموعی تعداد تیس پینتیس تھی۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف حصہ سکینڈری کی تعداد ہی سات سو سے متجاوز ہو چکی ہے۔ ربوہ میں نہ صرف سکول بلکہ قادیان سا ہی وسیع اور شاندار بورڈنگ ہوس تعمیر ہو چکا ہے سینیئر سٹاف کوارٹرز کا اضافہ اس پر مستزاد ہے اور یہ چیز عام تعلیمی اداروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ملکی تقسیم کے بعد بے خانماں اور بے سروسامان اساتذہ کے لئے رہائش گاہوں کا انتظام کر دینا حضور کی ذرہ نوازی اور بالغ نظری پر دال ہے ہمارے اس سکول کی بعض ایسی خصوصیات ہیں جو اسکو دیگر سکولوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ سب سے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹرک کا امتحان دینے تک طلباء قرآن کریم کے ترجمہ اور احادیث اور فقہ کے موٹے موٹے مسائل سے واقف ہو جاتے ہیں دینی تعلیم پر اتنا زور دینا یہی وہ خدمت ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سکول اسلام کے پہلوان تیار کرتا رہا ہے۔ چنانچہ اسی سکول کے پڑھے طلباء کو بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کا یہ امتزاج صرف ربوہ میں ہی نظر آتا ہے عرفِ دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول شاندار روایات کا حامل ہے اور بالعموم تسلسل کے ساتھ اعلیٰ نتائج دکھلا رہا ہے اور ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ سٹاف مستقل اور تجربہ کار ہے۔ جس کا بیشتر حصہ سلسلہ کی خدمت کے لئے باقاعدہ طور پر "واقف" ہیں اور دوسرا حصہ "عملاً" وقف۔ اور عمر بھر سے اس ادارہ کے ساتھ وابستہ ہے مستقل اور سرگرم عمل اساتذہ کی خدمت کا حاصل ہو جانا حضور ہی کی توجہ اور کوشش کا نتیجہ ہے

جامعہ احمدیہ اگر ہائی سکول کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں دنیاوی معروف تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی برابر کا زور دیا جاتا ہے۔ تو جامعہ احمدیہ جو دراصل عربی اور دینیات کا ادارہ ہے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں دینیات کے ساتھ مروجہ دنیاوی تعلیم۔ انگریزی۔ سائنس۔ جغرافیہ وغیرہ بھی پڑھایا جاتا ہے تاکہ ہمارے ان بچوں کو جو عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کے مبلغ کے طور پر کام کریں گے۔ خاصی وسعت نظری پیدا ہو سکے۔

جامعۃ المبشرین دینیات کا ہمارا یہ کالج ان گریجویٹ یا مولوی فاضل واقفین زندگی کو شاہد کی ڈگری کے لئے تیار کرتا ہے جو مبشرین کے مبلغ اسلام بننے کے لئے ضروری ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے یہ واقفین بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ مبلغین اسلام کو اعلیٰ اسلامی تعلیم دینا اور غیر مذاہب کی تعلیم کا اسلام کی تعلیم سے مقابلہ کر کے اسلامی تعلیم کی فضیلت ثابت کرنے کی اہلیت پیدا کرنا اسی جامعہ کا نصب العین ہے۔ یہی نہیں بلکہ بیرونی ممالک کے جو مخلص نوجوان دین سیکھنے کے لئے ربوہ آتے ہیں۔ ان کو ابتدائی اردو اور عربی سکھلانے کے بعد اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تعلیم سے آشنا کرنا کہ تا وہ اپنے اپنے ممالک میں واپس جا کر کامیابی سے اپنی تبلیغی مساعی کو جاری رکھ سکیں اسی ادارہ کے فرائض میں داخل ہے

نصرت گرلز ہائی سکول یونیورسٹی کی فیصد اوسط کے لحاظ سے عمدہ نتائج دکھانا اس سکول کا خاصہ رہا ہے۔ اس سکول میں بھی لڑکوں کے سکول کی طرح طالبات کے لئے دینی علوم پڑھنا ضروری اور لابدی ہے اس سکول کی بھی دیگر اداروں کی طرح اپنی نئی اور پختہ عمارت زیر تعمیر ہے یہ مدرسہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عہد مبارک میں ہی معرض وجود میں آیا اور جس کے لئے ابتداءً اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ استانیاں میسر آتی تھیں۔ اب اپنے مستند اعلیٰ زنانہ اسٹاف کے اعتبار سے کسی اعلیٰ زنانہ مدرسے سے پیچھے نہیں چند ہی سالوں میں احمدی مستورات کا اعلیٰ اور مستند تعلیمی ڈگریاں حاصل کر کے سکول کو کامیابی سے چلانے کی اہلیت پیدا کرنا حضرت امام جماعت احمدیہ کو تعلیم نسواں میں خاص دلچسپی لینے کا نتیجہ ہے۔ اسی کاوش اور تگ و دو میں حضور ایدہ اللہ ابتداء میں بنفس نفیس جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بعض بیگمات کو دینیات اور اس سے متعلق مضامین خود پڑھاتے رہے۔ اور آج کل بھی اپنے حرم محترم سے اعلیٰ تعلیم کی نگرانی کا کام لے رہے ہیں —— ۴

حافظ احمد دین صاحب ڈنگوی مرحوم رضی اللہ عنہ

از راجہ فاضل احمد صاحب سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج سرگودھا

خاکسار کے دادا جان محترم حافظ احمد دین صاحب ڈنگوی نے تقریباً ۹۲ سال کی عمر میں اکتوبر ۱۹۵۵ء کو بمقام ڈنگہ ضلع گجرات انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے آپ کی نعش کو بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت طبع کے جنازہ پڑھایا۔ اور آپ مقبرہ بہشتی ربوہ میں امانتاً دفن کئے گئے۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اور ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قادیان حال سرگودھا کے حقیقی بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت نیک فطرت عطا کی تھی۔ ہمیشہ آپ کی یہی کوشش رہتی کہ ہر ایک سے بھلائی ہو سکے۔ اور ہم سب کو بھی یہی نصیحت کرتے رہتے۔ علم طب میں ماہر تھے۔ گزارہ کا روزگار علم طب پر نہیں تھا۔ مگر ہر وقت گھر میں مختلف قسم کی دوائیاں رکھ چھوڑتے تھے۔ اور بغیر معاوضہ لئے خدمت خلق کرتے تھے۔ اگر آدھی رات کے وقت بھی کوئی حاجتمند آجاتا۔ تو فوراً اس کے علاج کے لئے مستعد ہو جاتے۔

مرحوم شروع ہی سے جماعت احمدیہ ڈنگہ کے امیر اور سیکرٹری مال چلے آتے تھے۔ اور وفات تک انہیں عہدوں پر فائز رہے۔ نہایت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ ڈنگہ میں چونکہ مسجد احمدیہ نہیں ہے (ویسے مسجد کے لئے جگہ لی ہوئی ہے) اسلئے عیدین۔ جمعہ اور پانچوں وقت کی نمازیں انہیں کے گھر ادا ہوتی تھیں۔

ڈنگہ کے غیر احمدی احباب بھی آپ سے عقیدت رکھتے تھے۔ اور اپنے بچوں اور بچیوں کو صبح و شام قرآن مجید پڑھنے کے لئے ان کے پاس بھیجتے تھے۔ مرحوم نے بہت سے بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھنا سکھایا۔

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی۔ اپنی بیعت کرنے کا واقعہ اس طرح سنایا کرتے تھے۔ کہ

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا تو میرے بعد میرے استاد کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ خود قادیان جا کر دیکھا جائے۔ مرحوم فرماتے تھے کہ اس وقت ہر جگہ یہ مشہور تھا کہ مرزا صاحب کے پاس کوئی جادو ہے۔ جو کوئی بھی قادیان جاتا ہے۔ اسے جادو والی روٹی کھلا دی جاتی ہے اور پھر وہ بغیر بیعت کئے واپس نہیں آتا۔ اسی خیال کی بناء پر میں نے اور میرے استاد نے تین چار دنوں کی خوراک ساتھ لے لی تاکہ قادیان کی روٹی کھانی ہی نہ پڑے۔ جب قادیان کی طرف روانہ ہوئے تمام راستہ میں یہی سوچتے آئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا کیا سوال کریں گے۔

جس وقت ہم قادیان پہنچے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور تقریر فرما رہے تھے ہم بھی خاموشی سے مجلس میں جا کر بیٹھ گئے۔ مرحوم فرماتے تھے کہ جو جو سوال ہم دل میں سوچ کر گئے تھے۔ انہیں سوالوں کا جواب حضور دے رہے تھے۔ ہم حیرت سے حضور کا چہرہ مبارک دیکھنے لگے۔ اور اسی وقت بیعت سے مشرف ہو گئے۔

مرحوم نہایت رقیق القلب تھے۔ اکثر تہجد کے وقت اٹھ کر سوز و گداز سے دعائیں کرتے۔ ان کی وفات سے ہمارا خاندان ایک بابرکت وجود سے محروم ہو گیا ہے۔ آپ کی وفات کی خبر سنکر ارد گرد کے گاؤں سے بھی لوگ جمع ہو گئے۔ سبھی یہ کہہ رہے تھے کہ آج ہمارا باپ فوت ہو گیا۔ ہمیں جس وقت بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی۔ ہم اپنا گھر سمجھ کر بغیر جھجک کے آکر لے جاتے تھے۔ مرحوم کے دو بیٹے ایم غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر تھا جو قادیان حال سرگودھا اور ڈاکٹر محمد دین صاحب حال عارف والا اور دو بیٹیاں ہیں۔ جو بفضل خدا اپنے اپنے گھر آباد ہیں۔

احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۴۔ انہی تعلیمی اداروں کی برکت سے ربوہ میں تعلیمیافتہ افراد کی فیصد اوسط ہر پاکستانی اور ہندوستانی شہر کی اوسط سے زیادہ ہے اور قوم کے اسی ہمدرد بہی خواہ لیڈر کی بے تعلیم کے نور کو وسیع کر کے احمدی مرد و زن کو صحیح معنوں میں انسان بنایا ہے۔ ہم اس کی مراجعت پر خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین کی سفر یورپ سے بخیریت کامیاب واپسی پر
قادیان میں جشنِ مسرت

قادیان ۱۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب باصحت واپسی کی خبر سے تمام درویشان میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ سب نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔

اجتماعی دعا اور چراغاں

طے شدہ پروگرام کے مطابق عصر کی نماز کے بعد مقبرہ بہشتی میں تمام درویشان نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کی۔

اسی روز رات کے وقت منارۃ المسیح کے آٹھوں بجلی کے بڑے بڑے لیمپ روشن کئے گئے۔ جن کی روشنی سارے قادیان کو بقعۂ نور بنا رہی تھی۔ اور تصویری زبان میں ہر دیکھنے والے کو اس امر کی دعوت دے رہی تھی۔ کہ باوجود انقلاب زمانہ کے قادیان کا نور بدستور اکنافِ عالم میں پھیل رہا ہے۔ اور احمدیت کے دائمی مرکز سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامان ہو رہے ہیں۔ منارۃ المسیح پر رنگا رنگ کی جھنڈیاں الگ اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔

سلسلہ کی مرکزی عمارات کے علاوہ درویشان کرام نے اس طور پر اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کا انتظام کر رکھا تھا۔ کہ احمدیہ محلہ کے بازار اور گلی کوچے ننھے ننھے چراغوں سے جگمگا رہے تھے۔

جلسۂ تشکّر

اگلے روز یعنی ۱۷ ستمبر کو اس خوشی میں تمام دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل تھی۔ اور حسب اعلان ٹھیک ۸½ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم امیر صاحب مقامی جلسۂ تشکر و تہنیت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد چودھری محمود احمد صاحب مبشر کی تیار کردہ نظم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے خوش الحانی سے سنائی۔ جس میں مبشر صاحب نے درویشان قادیان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حضور کی باصحت و سلامتی کامیاب مراجعت پر مبارک باد پیش کی۔ اور حالات کی مجبوری کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشوائی سے معذور ہونے کا دردناک انداز میں ذکر کیا۔

پہلی تقریر جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے فرمائی۔ جس میں آپ نے بیان کیا۔ کہ ہم لوگ کیوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور کیوں محبت رکھنی چاہیئے۔ اور پھر اس محبت کا کیا تقاضا ہے۔ اور کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے درویشان کرام کو مقامات مقدسہ میں قیام کی غرض و غایت کما حقہٗ پورا کرنے اور اپنے تئیں پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ میں منہمک کرنے کی تلقین فرمائی۔ کہ یہی اصل ذرائع ہیں۔ جن سے حضور کی خوشنودی اور نتیجۃً حضور کی بحالی صحت موقوف ہے۔

دوسری تقریر جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے پہلے حصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الہامات و رویاء و کشوف اور بڑودہ کے بزرگ کی رویاء جو چالیس سال قبل رسالہ صوفی میں شائع ہوئی تھی۔ کا ذکر کر کے بتایا کہ کس طرح یہ تمام باتیں پوری ہوئیں۔

تقریر کے دوسرے حصہ میں محترم حکیم صاحب نے آیت قرآنی فاما الزبد فیذھب جفاء اور اما ما ینفع الناس کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے ان معنوں کا ذکر فرمایا۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد وقتاً فوقتاً اٹھتی رہیں۔ اور ہر موقعہ پر خدا کا کلام فاما الزبد فیذھب جفاء کی بیّن شان کے ساتھ پورا ہوتا رہا۔ آپ کی یہ تقریر نہایت موثر و مدلل تھی۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے وہ سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ جو درویشان قادیان اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے حضور کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر بطور تہنیت و درخواست دعا پیش کیا جا رہا ہے۔

حاضرین نے اسے سنکر اس سے اتفاق کیا۔ اسی قسم کا ایک اور سپاسنامہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تیار کردہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے پڑھ کر سنایا۔ اور اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے اس سے اتفاق کیا۔

بعدہٗ محترم امیر صاحب مقامی نے صدارتی تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے مزید دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ اور بالآخر یونس احمد صاحب اسلم نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ٭ اپنی اولاد کے حق میں دعائیہ منظوم کلام سنایا۔ اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

اجتماعی کھانا

پروگرام کے مطابق اس روز شام کا کھانا تمام درویشان نے مل کر کھانا تھا۔ چنانچہ نصرت گرلز سکول (یعنی مرزا گل محمد صاحب کے مکان) میں بعد عصر مستورات کے اجتماعی کھانے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں حلقہ درویشان کی جملہ مستورات اور چھوٹی عمر کے بچے شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے وہ سپاسنامہ بھی پڑھ کر سنایا۔ جو لجنہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ بعد میں اجتماعی دعا ہوئی۔ مغرب کی نماز کے بعد صحن بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جملہ درویشان بھی اجتماعی کھانے میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر شہر کے بعض غیر مسلم معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔ کھانے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اور آج رات بھی منارۃ المسیح پر آٹھوں بجلی کے لیمپ روشن کئے گئے۔ اور اس طرح جشن مسرت کی یہ تقریب بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(نامہ نگار قادیان ۱۷ ستمبر ۱۹۵۵ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بخیریت واپسی پر
درویشانِ قادیان کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ

سیدنا و امامنا و مرشدنا ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہم درویشان قادیان حضور پُرنور کی خدمت عالیہ میں سفر یورپ سے مع اہل بیت و خدام واپس تشریف آوری پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جب حضور علاج اور صحت کی درستی کے لئے عازم یورپ ہوئے۔ اس وقت حضور کے درویش خدام بوجہ حالات کی مجبوری کے خود حاضر خدمت ہو کر حضور کو رخصت نہ کر سکے۔ لیکن حضور کی تشویشناک بیماری اور دور دراز سفر کی وجہ سے ہمارے سب کے دل غم اور فکر سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اس دوران میں ہم محسن حقیقی اور شافی مطلق خدا کے حضور آپ کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں مصروف رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے جماعت پر جو ابھی کمزور اور ناتوان ہے۔ بالخصوص اور بنی نوع انسان پر بالعموم رحم فرماتے ہوئے حضور کو صحت عطا فرما کر جلد واپس تشریف لانے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ۔

سیدنا! حضور کا یہ سفر جہاں اور بہت سے فیوض و برکات کا موجب ہوا ہے۔ وہاں اس سفر میں حضور کے دوبارہ ورود دمشق سے ایک دفعہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ نیز علاوہ اور پیشگوئیوں کے نواب سید صدر الدین رئیس ریاست بڑودہ کا آج سے چالیس بیالیس سال پیشتر کا خواب بھی لفظی طور پر پورا ہوا ہے۔ جو رسالہ "صوفی" میں شائع شدہ ہے۔ جس میں انہوں نے دیکھا تھا۔ کہ

"ایک صاحب سفر جہاز کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ یورپ جاتا ہوں۔ علاج کرنا ہے۔ اور میرا نام عمر بن الخطاب ہے۔"

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جس طرح حضور کے پہلے سفروں کو بابرکت کیا۔ اور ان کو اسلام اور احمدیت کی ترقی کا باعث بنایا۔ اسی طرح باوجود علالت طبع کے حضور کا یہ سفر بھی ہر طرح سے مفید اور بابرکت ثابت ہوا۔ جس میں حضور کو علاوہ یورپ کے ماہر ڈاکٹروں سے اپنی علالت کے متعلق طبی مشورہ حاصل کرنے کے مغرب کے تثلیث کدوں میں اسلامی توحید و رسالت کی تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے انتظام کا موقعہ ملا۔ اور اہل یورپ کے کانوں میں ایک دفعہ پھر حضور کی یہ آواز گونجی۔ ؎

میری طرف چلے آئیں طبیب روحانی
کہ ان کے درد دل دکھوں کے لئے طبیب ہوں میں

امامنا! حضور نے اس سفر پر روانہ ہوتے وقت اعلان فرمایا تھا کہ میں یورپ میں جا کر تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے ہر موقع تجاویز و انتظامات کروں گا۔ اور "ففیہ زمین بر سر زمین" طے کروں گا۔ حضور کے اس اعلان کو ہندوستان اور پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل نے نقل کیا۔ اور اس بات پر حسرت کا اظہار کیا۔ کہ کاش! آپ کے سوا کسی اور مسلمان لیڈر کو ایسے پاکیزہ خیالات اور ہمدردی اسلام کے جذبہ کے اظہار کا موقع ملتا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ باوجود ناسازیٔ طبع کے حضور نے لنڈن میں مبلغین اسلام کی کانفرنس اپنی صدارت میں منعقد فرما کر تبلیغ و اشاعت اسلام کے متعلق مفید اور کارآمد مشورے دیئے۔ اور یورپ کے موجودہ حالات کا خود مشاہدہ کر کے یورپ و امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے اہم فیصلے فرمائے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں

سیدنا مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء مطبوعہ یکم فروری ۱۹۴۴ء سے ذیل میں ایک اقتباس احباب کی یاد تازہ کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے تا احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اپنے فرمودہ کلمات طیبات پڑھ کر اپنے ایمانوں میں زیادتی کریں۔ اور پھر جانی اور مالی قربانیوں میں آگے سے آگے قدم بڑھاتے جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین فرمایا:۔

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

"میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتہ کا تیسرا دن ہوتا ہے یکشنبہ یک شنبہ۔ دوشنبہ۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔"

"اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ دوسرا دور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا تھا۔ اور تیسرا دور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالےٰ کا ایک اور الہام اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ اور وہ الہام ہے "فضل عمر" (تذکرہ حاشیہ ص۱۴۲) حضرت عمرؓ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تیسرے مقام پر ہی خلیفہ تھے۔ پس دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ سے مراد یہ نہیں کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانہ کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ فضل عمر کے الہامی نام میں بھی اس طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ یفسر بعضہ بعضاً کے مطابق "فضل عمر" کے لفظ نے دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کی تفسیر کر دی۔"

"مگر اس الہام میں ایک خبر بھی ہے اور خدا تعالےٰ مبارک دوشنبہ اب ایک ذریعہ سے بھی لانے والا ہے۔ جو میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجرا کیا۔"

"میں نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید"

کو ایسے حالات میں جاری کیا جو ہرگز میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں اس تحریک کا القا کیا اور اس تحریک کے پہلے دور کی تکمیل کے لئے میں نے دس سال میعاد مقرر کی۔

ہر انسان جب کوئی قربانی کرتا ہے تو اس قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رمضان کے مہینے میں لوگ روزے رکھتے روز تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر جب رمضان گذر جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ مومنوں کے لئے عید کا دن لاتا ہے۔ اسی طرح ہماری

دس سالہ تحریک جدید

جب ختم ہوگی تو اس سے اگلا سال ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔ دوست جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا پہلا دس سالہ دور اسی سال یعنی ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۴۵ء جو ہمارے لئے عید کا سال ہے پیر کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر دی تھی کہ ایک زمانہ میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک

اہم تبلیغی ادارہ کی بنیاد رکھی جائے گی

اور جب اس کا پہلا کامیابی سے دور ختم ہوگا تو یہ جماعت کے لئے ایک مبارک وقت ہوگا۔ اس لئے وہ سال جب مومن اس عہد قربانی کو پورا کر چکیں گے۔ جو وہ اپنے ذمہ لیں گے تو ایک مبارک بنیاد ہوگی۔ اور اس سے اگلے سال سے خدا تعالےٰ ان کے لئے برکت کا بیج بوئے گا اور خوشی کا دن ان کو دکھائے گا۔ اور جس سال میں یہ وقوع میں آئے گا اس کا پہلا دن پیر یا دوشنبہ ہوگا۔ وہ سال بھی مبارک وہ دن بھی مبارک پس "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ

"مصلح موعود اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہوگا

بعض دفعہ ایک چیز کی کسی اور چیز سے مشابہت دے دی جاتی ہے۔ مگر ضروری نہیں ہوتا کہ اس سے مراد وہی ہو۔ پس میرے نزدیک اس کے معنی بالکل واضح ہیں اور "فضل عمر" جو الہامی نام ہے وہ انہی معنوں کی تائید کرتا ہے۔

میں اس امر کا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ جب رویا کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے عربی میں ہی سوچتا رہا۔ سوچتے سوچتے میرے دماغ میں جو الفاظ آئے

اور میں جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ تھا کہ اب تو خدا نے فیصلہ کر دیا ہے

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً

اور عجیب بات ہے کہ آج جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار پڑھ رہا تھا۔ تو اس میں مجھے یہی الفاظ نظر آئے۔ کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ گیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ پس اللہ تعالےٰ نے میرے لئے میں یہ نہیں کہتا کہ دوسروں کے لئے بھی۔ کیونکہ کوئی دوسرا شخص کسی غیر مامور کے کشف یا الہام کو ماننے کا مکلف نہیں۔ لیکن بہر حال

میرے لئے خدا تعالےٰ نے

حقیقت کو کھول دیا ہے اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں کہ

خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی

اور خدا تعالےٰ نے ایک ایسی

بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ

رکھ دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وہ پیشگوئی کہ

کنواریاں دولہا کے ساتھ

قلعہ میں داخل ہوں گی۔ ایک دن بہت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی۔

مثیل مسیح

ان کنواریوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور لے جائیگا۔ اور وہ قومیں جو اس سے برکت پائیں گی۔ خوشی سے پکار اٹھیں گی۔ ھوشعنا۔ ھوشعنا۔ اس وقت انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نصیب ہوگا۔ اور اسی وقت انہیں حقیقی رنگ میں مسیح اوّل پر سچا ایمان نصیب ہوگا۔ اب تو وہ قومیں انہیں خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دے کر درحقیقت گالیاں دے رہی ہیں۔ لیکن مقدر یہی ہے کہ میرے بوئے ہوئے بیج سے ایک دن ایسا پیدا ہوگا کہ یہی عیسائی اقوام مثیل مسیح سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کے نیچے بسیرا کریں گی اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی۔ اور جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر آ جائے گی۔"

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ہوسٹل جامعۃ المبشرین میں صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی تقریر

حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے حالات اور اپنے تاثرات

ہمارے جامعۃ المبشرین کے طالبعلم مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ یورپ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ مورخہ ۱۸ ستمبر کو بعد نماز مغرب آپ نے اس سفر کے تجربات و تاثرات ہوسٹل جامعۃ المبشرین میں بیان کئے جس میں جامعہ کے اساتذہ طلبہ کے علاوہ متعدد دیگر احباب بھی شامل ہوئے

مکرم صاحبزادہ صاحب نے نہایت عمدگی اور اختصار سے لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مصروفیات اور دیگر حالات پر روشنی ڈالی اسی ضمن میں آپ نے وہاں کے بعض مخلص نومسلموں کا تذکرہ کیا اور آخر میں آپ نے انگریز قوم کی بعض خصوصیات مثلاً امن پسندی۔ دیانت داری اور محنت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بعض تجربات بیان فرمائے۔ نیز وہاں کے طریق تعلیم۔ لائبریریوں اور اخبارات کے وسیع انتظام اور مفت طبی امداد کی تفصیل بیان فرمائی۔ تقریر نہایت توجہ اور پوری دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا جس کی وجہ سے مجلس میں مزید دلچسپی پیدا ہو گئی۔

تقریر کے بعد صدر مجلس مکرم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین نے حاضرین کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ نیز اس سوال کا جواب دیا کہ انگریز دل کی بعض اخلاقی پہلوؤں سے برتری کے

ہوتے ہوئے کس طرح ہم انہیں مؤثر رنگ میں اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اصل چیز تعلق باللہ اور روحانیت ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ بے شک روایات اچھی چیز ہیں۔ مگر حقیقی اخلاق وہ ہیں جن میں للّٰہیت پائی جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر معاد اور آخرت کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا۔ روحانی زندگی اصل اور حقیقی زندگی ہے۔ نیز یہ کہ جہاں ان میں بعض قابل تقلید خوبیاں ہیں وہاں ان میں کئی ایک قابل نفرین خرابیاں بھی ہیں۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم صاحبزادہ صاحب و دیگر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(سیکرٹری ہوسٹل جامعۃ المبشرین ربوہ)

خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید

احمدی نوجوانوں نے ۱۸ ستمبر ۵۵ء کے الفضل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا مضمون بعنوان "چندہ انجمن اور چندہ تحریک جدید کے متعلق دوستوں سے اپیل" بغور پڑھا ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں امید ہے۔ جملہ خدام ایک تنظیم کے ماتحت عملی مصروف عمل ہوں گے۔ کیونکہ مضمون کا ایک ایک لفظ دردمند دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہونے کے باعث اس قدر پُر تاثیر ہے کہ پڑھنے والے کو آمادہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے خدام کو بھی خصوصیت سے مخاطب فرمایا ہے اور اس عمر کے بیش بہا جوہر یعنی "جوانی کے مخلصانہ جوش و خروش" کو اجاگر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ خدام "آگے آئیں اور وعدہ کرنے والے دوستوں میں ایک رو پیدا کر دیں تاکہ قلیل سے قلیل عرصہ میں چندہ تحریک جدید کی کمی پوری ہو جائے اور حضرت صاحب جب مرکز میں واپس تشریف لائیں تو حضور اس نظارہ کو دیکھ کر خوش ہوں کہ نہ صرف چندہ دینے والوں نے اپنے وعدوں کو پورا کیا ہے۔ بلکہ خدام الاحمدیہ نے بھی اپنے فرض کو ادا کر کے سلسلہ کے ایک نازک مرحلہ پر اس کی اعانت کا ثواب کمایا ہے"۔

یہ دلگداز مضمون وکالت مال کی طرف سے الگ طور پر شائع کروا کے جملہ جماعتوں کو بھجوایا جا رہا ہے عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ وہ فوراً جماعت کے عہدیداران کے تعاون اور اشتراک سے اجلاس عام بلوا کر حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ مضمون پڑھ کر سنائیں۔ تاکہ ہر مرد و زن اور بچے بوڑھے تک یہ "وقت کی آواز" پہنچ جائے۔ اور قلیل سے قلیل عرصہ میں ہم اس کے شاندار نتائج ظاہر کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے موعود خلیفہ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

اپنے خدام بھائیوں کے متعلق میرا تجربہ ہے کہ مرکز کی ہر آواز پر وہ مخلصانہ جوش و خروش کے ساتھ لبیک کہتے ہیں۔ لیکن صرف ایک کمی کے باعث وہ اپنی مساعی کے معین نتائج کی رپورٹ پیش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ وہ کمی دراصل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک زریں ہدایت کو فراموش کر دینے کے نتیجہ میں ہی واقع ہوتی ہے جو حسب ذیل ہے۔

"کوشش کرنی چاہئیے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آ سکیں۔ اگر ہمارے پاس ریکارڈ محفوظ ہو تو ہم اندازہ کر سکیں گے کہ پچھلے سال سے اس سال نمازوں میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی"۔

پس جب نمازوں کی ترقی کا ریکارڈ رکھا جا سکتا ہے تو پھر چندوں کی ترقی کا ریکارڈ کیوں نہیں رکھا جا سکتا جو خالص حسابی رنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے مذکورہ بالا پُر تاثیر مضمون کی طرف خدام کو متوجہ کرنا مقصود تھا وہاں اس اہم نکتہ کی یاددہانی بھی مطلوب تھی کہ خدام اپنی مساعی کا باقاعدہ ریکارڈ رکھیں۔ تاکہ ان کے نتائج کسی معین صورت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے پیش کئے جا سکیں۔

تحریک جدید کے چندوں کے سلسلہ میں مناسب ریکارڈ رکھنے کے بارے میں خدام کو اگر کسی راہنمائی کی ضرورت محسوس ہو تو دفتر وکالت مال سے رجوع فرمایا جائے جو ہر وقت اس خدمت کے لئے حاضر ہے۔ مجھے ذاتی طور پر کراچی، سیالکوٹ اور راولپنڈی کی مجالس کا معائنہ کرنے کا موقعہ ملا ہے اور تحریک جدید کے ضمن میں ان کا ریکارڈ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ پس جملہ مجالس اس اہم نکتہ کو ضرور یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

میرا پوتا عزیز کبیر الدین احمد ولد چودھری بشیر الدین احمد راولپنڈی چودہ دن سے بخار میں مبتلا ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(شہاب الدین کلیم ٹھہرا رحمت ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بخیریت واپسی

اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے نیک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشی ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضور کا جہاد عظیم عنقریب اپنے شیریں پھل لائے گا اور دنیا جلد ہی مغرب سے آفتاب اسلام کو پوری آب و تاب سے طلوع ہوتے دیکھ لے گی۔

واللّٰہ یفعل ما یرید۔

سیدنا حضور کی سفر یورپ سے پاکستان میں بخیر و عافیت واپسی جہاں ہمارے دلوں میں مسرت و شادمانی کے جذبات موجزن کرنے کا باعث بنی ہے۔ وہاں ہم مہجور درویشان کی یہ تمنا بھی شدت اختیار کر گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لرادک الی معاد کا وعدہ جلد پورا کرے اور حضور پُرنور اپنی عظمت اور جلالت شان کے ساتھ "تختگاہ رسول" میں واپس تشریف لا کر رونق افروز ہوں اور الدار مسیح موعود علیہ السلام پھر "امن است در مکان محبت سرائے ما" کا منظر پیش کرے۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز

آخر میں ہم خاکساران حضور کی خدمت عالیہ میں مؤدبانہ عرض کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے ماتحت قادیان میں رہنے اور خدمت دین و مقامات مقدسہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسا بیج بنائے جس کے ذریعہ سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں اسلام و احمدیت کے ثمر دار درخت پیدا ہوں اور ہمیں ہر قسم کی سستیوں کوتاہیوں اور گناہوں سے بچائے۔ اور مقامات مقدسہ کی اور ہماری ہر طرح سے حفاظت فرمائے آمین۔

حضور کی خدمت اقدس میں یہ بھی گذارش ہے کہ اگرچہ یہ ایڈریس درویشان قادیان کی طرف سے ہے اور بوجہ وقت کی قلت کے دوسری ہندوستانی جماعتوں کو اس میں باقاعدہ شمولیت کے لئے اطلاع ... جو نہیں دی جا سکی۔ لیکن مرکز قادیان سے وابستہ جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان حضور کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت میں کسی طرح ہم سے کم نہیں اور وہ ان جذبات کے اظہار میں ... برابر کے شریک ہیں

پاکستان کے استحکام کا انحصار ایک یونٹ کی تشکیل پر ہے

"صوبہ میں کسی غیر آئینی سرگرمی کو برداشت نہیں کیا جائے گا"

سردار بہادر خاں کی تقریر

ایبٹ آباد ۱۹ ستمبر۔ وزیر اعلیٰ سرحد سردار بہادر خاں نے کل تشکیلیادی کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے استحکام و سالمیت بلکہ اس کے وجود کا انحصار ایک یونٹ کی تشکیل پر ہے۔

خان سردار بہادر خاں نے کہا وہ ایک یونٹ ایک خالص انتظامی معاملہ ہے۔ اور اس پر رائے عامہ معلوم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں اس فیصلہ کی حیثیت بالکل اس طرح کی ہے ...... جس طرح انتظامی سہولتوں کے پیش نظر کوئی خاص علاقہ کسی اور علاقہ میں مدغم کر دیا جاتا ہے"۔ آپ نے کہا وہ ایک یونٹ جس قدر جلد معرض وجود میں آ جائے ایک عام آدمی کے لئے اتنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کے بیشتر مسائل حل ہو جائیں گے اور عامۃ الناس مغربی پاکستان کے غیر محدود وسائل و ذرائع سے یکساں استفادہ کر سکیں گے۔

سردار بہادر خاں نے کہا وہ اسلام اخوت کا پیغام لایا تھا اور قرآن پاک اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔ جس نے مسلمانوں کو دنیا بھر میں مضبوط و مستحکم بنا دیا تھا۔ اسلام کا یہ بنیادی نظریہ ہے کہ ایک ملک کے مسلمان۔ زبان، نسل، یا ثقافت کی بنیادوں پر تقسیم نہیں ہو سکتے۔

آپ نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ خان عبدالغفار خان اور ان کے حلیفوں نے ایک ایسے علیحدہ علاقہ کا مطالبہ پیش کیا ہے۔ جس کے متعلق وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مغربی پاکستان پر مشتمل علاقوں کی تاریخ میں کسی وقت بھی۔ مغلوں یا پٹھانوں کے زمانہ میں بھی ایسے کسی علیحدہ علاقہ کا وجود نہیں تھا۔

وزیر اعلیٰ سرحد نے ایک مرتبہ پھر اس بات پر زور دیا کہ مغربی پاکستان کے مجوزہ قیام پر سرحد کے باشندے پنجاب، بہاولپور، سندھ، خیرپور کے فاضل بجٹ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ آپ نے کہا سرحد کی ترقی کے لئے اس کے وسائل و ذرائع غیر تسلی بخش ہیں"۔

سردار بہادر خاں نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ مغربی پاکستان کی نظام حکومت ایسے افراد کے ہاتھوں میں دی جائے۔ جو ملک و قوم کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنی خدمات سر انجام دیں

مشرقی بنگال کے مختلف حصوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ریلیف کا کام بدستور جاری ہے

جماعت احمدیہ کی امدادی پارٹیاں سیلاب کے نتیجے میں پھیلنے والے امراض کا مقابلہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں

مشرقی پاکستان میں سیلاب کا پانی اترنے کے بعد سے جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان نے اپنی امدادی سرگرمیاں اور تیز کر دی ہیں۔ جہاں سیلاب کے دوران دیہاتوں میں مصیبت زدگان کو گھرے ہوئے علاقوں میں سے نکالنے اور انہیں کھانے پینے کی اشیاء بہم پہنچانے کا کام نہایت تیزی سے جاری رہا۔ وہاں اب پانی اترنے کے بعد سے جماعت احمدیہ کی امدادی پارٹیاں اور ریلیف سنٹر بیماریوں اور سیلاب کے نتیجے میں پھیلنے والے عام امراض کا مقابلہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اس ہدایت پر کہ مشرقی بنگال کے احمدی سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کریں اور دل کھول کر چندہ دیں تاکہ ریلیف کے کام کو شہروں میں ہی نہیں۔ بلکہ دیہاتوں میں بھی جاری رکھا جا سکے۔ جماعت احمدیہ کے ڈھاکہ آفس سے تمام جماعتوں کو ریلیف کا کام شروع کرنے کی فوری ہدایات جاری کر دی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں اس کام کو باحسن وجوہ چلانے کے لئے مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب اور مکرم نیاشہ محمد عمر صاحب کو برہمن بڑیہ اور نرائن گنج کے مختلف علاقوں میں روانہ کیا گیا تاکہ ان کی رہنمائی میں مقامی جماعتیں اور خدام الاحمدیہ کی مجالس ریلیف کے کام کو منظم طور پر کامیابی کے ساتھ چلا سکیں۔ چنانچہ ان احباب نے سیلاب زدہ علاقوں میں باقاعدہ احمدیہ ریلیف سنٹر قائم کر کے مصیبت زدگان کو بر وقت امداد پہنچائی۔ جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

احمدیہ ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری جناب ایم بی بشیر احمد، مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب، اور احسان اللہ صاحب سیکرٹری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نرائن گنج کی طرف سے مختلف علاقوں میں ریلیف کے کام کی تفصیلی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے

سفری شفاخانہ

مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ برہمن بڑیہ میں ریلیف کے دوسرے کاموں کے علاوہ ایک سفری شفاخانہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جو ایک رجسٹرڈ ڈاکٹر کی سرپرستی میں مختلف دیہی علاقوں کا دورہ کر رہا ہے۔ یہ دواخانہ روزانہ اوسطاً ڈیڑھ صد افراد کو انجکشن اور دوائیاں مفت مہیا کر رہا ہے۔ نیز جو مریض بعض مہلک یا پیچیدہ امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے امراض کی تشخیص کے بعد ان کے حسب خواہ علاج کا بھی بندوبست کر دیا جاتا ہے وسط ستمبر تک اس شفاخانہ کے ذریعہ ایک ہزار سے زائد افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی جا چکی ہے۔

خیراتی شفاخانہ

اسی طرح برہمن بڑیہ میں ریلوے روڈ پر ایک ہومیو پیتھک شفاخانہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مریضوں کو مفت دوائیاں مہیا کی جا رہی ہیں۔ وسط ستمبر تک اس دواخانہ سے چودہ سو افراد کو مفت دوائی مہیا کی جا چکی ہے۔ ڈاکٹر انوار حسین صاحب اس شفاخانہ کے انچارج ہیں۔ جو بلا معاوضہ خدمت خلق کا فریضہ نہایت محنت سے ادا کر رہے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نرائن گنج میں ریلیف کا کام

نرائن گنج کے ریلیف کیمپوں میں بھی کام پوری تندہی سے جاری ہے۔ وسط ستمبر تک احمدی نوجوانوں کی ریلیف پارٹیوں نے اپنی کشتیوں میں جا جا کر سیلاب میں گھرے ہوئے لوگوں کو نہ صرف یہ کہ ہر قسم کا کھانے پینے کا سامان ادویہ اور دیگر اشیاء بہم پہنچائیں بلکہ انہوں نے سیلاب کا پانی اترنے کے بعد گرے ہوئے مکانات از سر نو تعمیر کرنے میں ان کا ہاتھ بھی بٹایا ہے۔ چنانچہ تعمیر و مرمت کے دیگر کاموں کے علاوہ انہوں نے ڈھائی ہزار فٹ لمبے بانس کے پل تیار کئے۔ نیز بائیس دیہی بستیوں میں کشتیوں کے ذریعہ چاول کی پرچیاں تقسیم کی گئیں اور پھر بعد میں انہیں دیو بھوگ، مشن پاڑا۔ چاشارا۔ کاشی پور، فتح اللہ اور پگلا وغیرہ کیمپوں سے ان پرچیوں کے مطابق چاول دیئے گئے اس طرح دو ہزار افراد کو راشن مہیا کیا گیا۔ جماعت کی ان انفرادی کوششوں کے علاوہ جن کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ جماعت کے دو نوجوان نرائن گنج کے دو کلبوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کی حیثیت سے علیحدگی سرکاری کام کو نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جن وسیع دیہی علاقوں میں کام کیا گیا۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران کے علاوہ جناب غلام قادر صاحب چودھری ایم۔ اے۔ ڈی۔ اے وائس چیئرمین نرائن گنج ڈویژنل پیر بھی وقتاً فوقتاً وہاں جا کر ریلیف کے کام کا معائنہ کرتے رہے۔ ان سب حضرات نے احمدی نوجوانوں کے جذبہ اور جوش کو سراہا اور بالخصوص محترم غلام قادر صاحب نے ان کی بے لوث خدمات پر نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔

مسٹر غلام محمد گورنر جنرل مستعفی ہو گئے

(بقیہ صفحہ اول)

مسٹر غلام محمد کا بیان

آج شام ریڈیو پاکستان سے مسٹر غلام محمد نے قوم کے نام ایک پیغام نشر کیا جس میں انہوں نے خرابی صحت کی بناء پر گورنر جنرل کے عہدہ سے سبکدوش ہونے کا اعلان کیا۔

گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کا یہ پیغام ان کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر قدرت اللہ شہاب نے پڑھ کر سنایا پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے:۔

"میرے عزیز ہم وطنو! میں اس موقعہ پر آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں جبکہ میں صدر ریاست کی حیثیت سے رخصت ہونے اور ایک شہری کی حیثیت سے آپ میں شریک ہونے جا رہا ہوں۔ بہت عرصہ سے میری صحت خراب تھی۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے تاہم میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میری صحت ایسی اچھی نہیں کہ میں صدر ریاست کے عہدہ کی گراں بار ذمہ داریوں کو کما حقہ نبھا سکوں۔ اس لئے میں نے اس عہدہ سے سبکدوش ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

گورنر جنرل کے پیغام میں کہا گیا ہے "اس وقت میرے خیالات میرے ہم وطنوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے نازک اور خطرناک مرحلوں پر مجھے محبت اور شفقت سے سہارا دیا ہے۔ تمام نوزائیدہ قوموں کو ابتداء میں ایسے کٹھن مرحلوں سے گذرنا ہی پڑتا ہے۔ مجھے فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقعہ بخشا کہ ان مرحلوں میں قوم کی کشتی کو کنارے لگاؤں"۔

مسٹر غلام محمد نے کہا "میں نے بعض ایسے اقدامات کئے ہیں جن کے متعلق آخری فیصلہ تاریخ کے ہاتھ میں ہے ان اقدامات کے فوری نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے اس عرصہ میں جو کچھ کیا میرا ضمیر اس پر مطمئن ہے۔ ان تمام نازک مرحلوں میں سوائے آپ کی فلاح و بہبود کے اور کوئی چیز میرے پیش نظر نہیں رہی۔ میں اپنے رفقائے کار کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے ہر صبر آزما مرحلہ میں عقیدت اور انتہائی فرض شناسی سے میرا ساتھ دیا۔ انہوں نے میری صحت کی طرف گہری دلچسپی اور انتہائی توجہ دی۔ اندرون ملک اور باہر مجھے بہتر سے بہتر طبی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ میں اپنے (۴)

(۴) ذاتی معالج ڈاکٹر کرنل سرور کا خاص طور پر شکر گذار ہوں انہوں نے پورے خلوص کے ساتھ میرا علاج کیا میری عاجزانہ اور پر خلوص دعا ہے کہ ہمارا ملک محفوظ و مستحکم ہو۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ "اگر پاکستان نہیں جیتا تو کون ہے جو زندہ رہتا ہے اور کون مر سکتا ہے اگر پاکستان زندہ ہے"۔

آخر میں مسٹر غلام محمد نے قوم سے اتحاد کی اپیل کرتے ہوئے کہا میں پر زور اتحاد کی اپیل کرتا ہوں۔ کیونکہ اتحاد کے ذریعے قوت، وفاداری کے ذریعے محبت اور قربانی کے ذریعے خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ آنے والی نسلوں کی طرف سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے ملک کے مستقبل کو ماضی کی شاندار روایات کے مطابق بنائیں۔ میں پورے خلوص کے ساتھ آپ کو خدا حافظ کہتا ہوں۔ اور مجھے یہ امید ہے کہ یوم حساب کو جب کہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں گا تو یہ عرض کر سکوں گا کہ اے باری تعالیٰ! میں نے پوری ایمانداری اور جسمانی قوت کی آخری حد تک اپنے وطن کی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے"۔